اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴ جلد ۱۵ — مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱ آنہ — سالانہ مع محصول ۲ روپیہ

گلدستہ اخبارات

ہندوستان میں اسوقت پچاس شاہی قیدی ہیں = آتش زدگان مرہٹہ کی امداد کیلئے بمبئی میں چندہ کھولا گیا = جشن جوبلی کے لئے کلکتہ میں عام چندہ کھولا گیا = شمالی سرحد کشمیر کیطرف روسی سازشوں کا طوطی بولتا سنا گیا = فوج جنگ کیلئے روس نے پچاس ہزار خیموں کا ٹھیکہ دیا = تقویت فساد آئرلنڈ کیلئے ۵۰ ہزار روپیہ اہل امریکہ نے چندہ بھیجا = وسط ایشیا کے لوگ روسی ریلوے کے سبب حیران ہیں اور دیو ریل کو دیوتا تصور کرتے ہیں = انگریزی قوم ہر سال ڈھائی ارب روپیہ پیدا کرتی ہے = علی گڈھ میں ۲۵ طالب علم نیچری ہیں = دو جہاز کاغذ کے کلکتہ میں ڈوب گئے = بمبئی میں ایک مچھلی ۵۰ من کی پکڑی گئی = بنگال میں دو شریف و معزز خاندانی عورتیں عیسائی ہوئیں = لندن شہر میں تین ہزار شفاخانہ ہیں = نارووال ضلع سیالکوٹ کی منصفی ۱۲ تاریخ ماہ حال ٹوٹ گئی = برما کے مفسد علاقہ انگریزی کی ریلوے توڑنے کی دھمکی دے رہے ہیں = تامیتا بیس ڈاکوں کی لوٹ مار بدستور زوروں پر ہے = روم و انگلستان کا بگاڑ بیطرح خوفناک صورت پکڑ رہا ہے = جرمنی کے کارخانہ سے سلطان روم نے تین لاکھ رائفل خریدکیں = لارڈ ڈاڈلے مشہور و معروف وزیر خارجیہ انگلستان دفعتاً مر گئے = فساد آئرلنڈ کے سخت بدستور خوفناک جوش مچا رہے ہیں = مفسدان آئرلنڈ قانون انگریزی کے تعاقب سے ذرا بھی نہیں گھبراتے = تائید فساد آئرلنڈ میں سنگ لگانیوالی ایک جماعت امریکہ سے آئی = بقول اخبار لندن اگر روس و جرمنی کے درمیان اتفاق ہوا تو انگلستان قسطنطنیہ کو توپوں سے اڑا دیگا = میڈیکل کالج کلکتہ میں عورتوں کا امتحان داخلہ فروری کو ہوگا = افیون بنگالہ سے امسال ۹ کروڑ ۱۹ لاکھ روپیہ ابکے وصول ہوا = جنرل رابرٹس صاحب بذات خود کابل یا فوج برما کو دیکھنے گئے = سرحد منی پور سے تازہ فساد کی خبر آئی انگریزی رعایا قید ہوئی = رفیق ہند لاہور کے شتر ہندو خریداروں نے دین کی قانت سے کنارہ کیا اور اسکی خریداری چھوڑ دی = جشن جوبلی کی تقریب میں ڈیوک آف کناٹ لندن جاتے ہیں = تحریک ہے کہ پنجابیوں کو برما میں آباد کرنیکی کوشش کریں = برما والے پنجابیوں سے بہت ڈرتے ہیں = اخبار عام کا کوئی ہندو تعلیم یافتہ شخص زمرہ کا سیاہ بخت نور افشاں کو جہالت نشان اور جہالت افشان کا خطاب دیتا ہے + راولپنڈی میں ٹریموی جاری کرنیکی بات چیت ہو گئی = ظفروال ضلع سیالکوٹ میں بچوں کی قلت کے سبب سے اہل زراعت کو تکلیف ہے = آتشزدگی

مدراس کی امداد میں مہاراجہ ٹراونکور نے ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ دیا = جشن جوبلی پر بیکاران لندن جلسہ ماتم منعقد کرینگے = لندن کے تمام سکول بتقریب جشن جوبلی دو ہفتہ بند رہینگے = زار روس مشہور ہوا کہ آجکل آٹھ پہر مخمور رہتے ہیں = دنیا میں اگر کوئی بادشاہ اپنی مرضی کا مالک ہے تو زار روس ہے = انگلنڈ میں سوا دو لاکھ فوج جنگ کے لئے تیار ہے = فرانس نے اپنا کل سرمایہ وقف اخراجات جنگی کر دیا = ریاست اودیپور میں میڈیکل مشن کھولا گیا = تین ہزار روسی فوج باطوم کے قریب پہنچ گئی = بنگلور کے قریب ایک اژدہا ۲۴ فٹ لمبا آدمی کی ران کے برابر موٹا پکڑا گیا = بھوپال کے ایک باشندہ حافظ معین الدین نامی نے اپنی زوجہ کو بچا تنسی دیکر مار ڈالا عورت نہایت حسین اور کم سن تھی = کانپور میں ایک شخص کو بھیڑئے نے مار ڈالا = حضور ویسرائے نے بجواب چٹھی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری تحریر فرمایا کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں لفظ "وہابی" کا استعمال نکیا جاویگا کیونکہ اس سے موحدین کی دل آزاری ہوتی ہے = رفیق ہند لاہور لکھتا ہے کہ آئندہ اس فرقہ کی نسبت بجائے "وہابی" کے اہل حدیث کا لفظ استعمال کرنا چاہئے = فرانس کے ایک شہر میں لڑکی تین برس سے جاگ سکتی ہے ڈاکٹر علاج سے عاری ہیں +

※ — عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است — ایڈیٹر

نورافشاں

مطبوعہ ۲۸ جنوری

ہندو مسلمان اور عیسائی - بقیہ نمبر ۲

یہہ تو ہمنے عرض کر دیا کہ ذات پات اتحاد قومی کے لئے سخت روک ہی لیکن اسکی پابندی توڑنا امر محال ہی اسلئے اسپر زیادہ زور دینا مناسب نہیں سمجھتے - اسقدر اور عرض کرنا ہمارا بیجا نہوگا کہ جبحال اس قید سے رہائی ناممکن ہی - تو پھر کوئی اور ایسی صورت قایم کرنی چاہئے جس سے ہمارا بھلا ہوتا نظر آتا ہو کیا یہہ بہتر نہوگا جیسا انجیل میں مرقوم ہی - کہ عزت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو - اگر یہہ بات قایم کیجائے تو البتہ کچھہ ہو سکتا ہی - کھانے پینے کے کسی سے تعلق نرکھو - مگر اتنا فرق کرو اور سمجھ لو کہ قوم کے سرپرست ہمسے بہتر ہیں جو کچھہ وہ کہتے ہیں بجا اور درست کہتے ہیں - اہل ہنود مسلمانوں کو حقیر نجانیں اہل اسلام ہندوں کو ناچیز نہ سمجھیں - عیسائی بلحاظ انسانیت ہندو مسلمانوں کو بھائی سمجھیں ہندو مسلمان مسیحیوں کو اپنی قوم کی ایک شاخ تصور کریں جو کوئی بہتری و اتحاد کے لئے خواہ ہمسے ذات کی نسبت کمتری کیوں ہو کہے مانیں کیا پھر بھی صلح و دوستی کی کوئی صورت نہ نکلیگی - آؤ تو بھلا ہم کوشش کریں کیا عجب جو اس سے ہمارا نفاق دور ہو - اور اتفاق کی کوئی صورت بنے یہہ تو ہم بخوبی سمجھتے ہیں - کہ سب کا ہمرائے ہونا ایسا ہی مشکل ہی جیسا ایکوقت جرمن کی گورنمنٹ نے اسبات کی کوشش کی کہ اسکے تمام ملک کی گھڑیوں کا ایکہی ٹایم (وقت) ہو - مگر نہو سکا تاہم جسقدر ہو سکے غنیمت ہی لیکن کوشش شرط ہی جو ہمیں ہی کوتاہی ہوئی - تو پھر جان لو - کہ ہماری قسمت پھوٹی ہمارے نصیبوں میں پھوٹ ہی ہی - اور ہمارے پاس رکھی کیا یا تو یہی کمبخت پھوٹ یا صرف اخبارات کا واویلا - اور ریفارمران قوم کا نوحہ - اور ہماری تو اس مفلس زنار کی سی حالت ہی جو بھوکا بیٹھا ہوا خدا سے دعا مانگ رہا تھا - کہ الہی ایک کٹورا دودھ کا بھرا ہوا جسمیں سوکھی روٹی ہو بھیجدے - کہ انگلی سے گھول گھول کر پیوں کہ کوئی رندہ دل پاس سے جا رہا تھا - یہہ دعا اس غریب گرسنہ کی سنکر کہنے لگا کیوں میاں ؟ جن چیزوں کی التجا تمنے خدا سے کی - انہیں سے تمہارے پاس بھی کچھہ ہی - جواب دیا صرف انگلی +

سوای مہربان ناظرین ہندوستانیوں کے پاس تو صرف انگلی ہی ہی اور بس - لیکن اس سے کیا پیٹ بھریگا - کچھہ اپنے پاس بھی چاہئے اپنی مدد آپ کرنا بھی فرض ہی - جو اپنی مدد آپ نہیں کرتا - اسکی امداد کیونکر کی جائے +

سوئم - گذشتہ باتوں کی یاد +

موجودہ حالت ظاہر کر رہی ہی کہ مسلمان بہ نسبت ہنود کے مفلس و جاہل ہیں چنانچہ بعض اخبارات خصوصاً ہمارے لایق ہمعصر رفیق ہند نے اردو سے اسبات کو ثابت کیا ہی کہ ہندوؤں کے پاس دولت عزت حکومت ہی اور مسلمان بیچارے غریب اور گذشتہ دور کے محتاج ہیں - اسباب کا ایک حصہ تو بالکل حق ہی مگر دوسرے حصے میں ہمکو اتفاق نہیں بلکہ کلام ہی +

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ہندو بجز مالدار صاحب ثروت ہیں سبب اسکا کیا ہی یہی کہ ہندو دولت و عزت کو پیار کرتے ہیں اسکو کبھی سمجھکر بیجا میں ضایع نہیں کرتے عیش و عشرت میں برباد نہیں کرتے - ایک پیسہ جبتک دو نہ بنا لیویں انکے دلکو قرار نہیں آتا اسکے برعکس مسلمان فضول خرچ عیش دوست پیسہ کے عوض جبتک دو پیسہ خرچ نکریں چین نہیں پڑتا ہندو چالاک ہوشیار لکھنے پڑھنے کے شایق ہر بات میں دور اندیش اسکے خلاف مسلمان کاہل الوجود سست اور بالکل سست - وقت کو بیفائدہ ضایع کرنیوالے اسپر ہم ایک صادق مثال پیش کرتے ہیں آپ معلوم کرینگے کہ ہماری تحریر کہانتک قابل یقین ہی +

تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ بعض نوجوان عیش دوست لوگوں نے ایک ناٹک کمپنی بنائی کی چونکہ بانی جمع خرچ تھا چند روز بعد ٹوٹ گئی اب سوچ تو وہ جوان جو اس ناٹک کمپنی میں شریک تھے - سوائے شراب پینے اور ناچ رنگ کا نیک کام دوسرا کار نہیں رکھتے - شاید بعض انہیں سے کچھہ کاروبار بھی کرتے ہیں - مگر عموماً بیکار اور الف سے بے تک نہیں جانتے - اور لطف یہہ ہی کہ انمیں ایک بھی ہندو نہیں سب مسلمان آپ ہی خیال فرماویں کہ جو وقت انہوں نے یہہ بیہودگی میں ضایع کیا - وہی وقت ہندو جوانوں نے لکھنے پڑھنے اور روپیہ کے کمانے میں صرف کیا - تو بھلا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی - بلا شک ہندو ہمت والے ہیں +

دوسری بات یہہ ہی - کہ ہندوؤں کے ہاتھ میں حکومت ہی - کسی قدر ٹھیک ہی آخر لکھے پڑھے ہوئے ہیں حکومت نکریں تو کیا کریں مگر جہانتک مسلمانوں کی لیاقت ہی وہ بھی حکومت میں دخل رکھتے ہیں اور باختیار حاکم ہیں البتہ اسقدر اوسط نہیں سو یہہ انکا اپنا قصور ہی - ہندو گورنمنٹ اس الزام سے بری ہی کوشش کرو اُنسے بڑھ جاؤ +

مگر مصیبت تو ایک اور ہی - جیسے بعض کی رائے ہی اور خبر نہیں کہاں تک ٹھیک ہی - کہ ہندو آجکل عوض میں مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اور یہہ انسے مسلمانی حکومتوں اور اورنگزیبی عہد کا بدلا نکال رہے ہیں - یہی گذشتہ باتوں کی یاد و شکست ہندوں کو کیسا ہی ہی +

اسمیں تو کچھہ شک نہیں کہ ہندوؤں نے مسلمانی عہد میں وہ دکھ مسلمان بادشاہوں سے اٹھائے ہوئے ہیں کہ ابھی یاد سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کا انتقام اگر ہندو خواہ اس لیوینگے مگر یہہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہی - اور ہماری سمجھہ میں نہیں آتی کہ ظلم تو انہوں نے کیا اور بدلا ان بیچاروں سے - مصیبت کے مارے سے اگر یہہ درست ہی تب تو خداوند کا وہی قول صادق آیا جیسا بائبل میں مرقوم ہی - خداوند فرماتا ہی کہ باپ دادوں کی بدکاری انکی اولاد پر جو مجھسے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں پر انمیں سے ہزاروں پر جو مجھے پیار کرتے ہیں اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں - خروج ۲۰ باب ۵ + باقی آیندہ

ضمیمہ مرسلات میں اخبار عام کے بعض فقرات کی رد میں ایک مراسلہ چھپا ہی - ناظرین اسکو ملاحظہ فرماویں کہ اخبار عام کسطرح ہماری طرف جاہلین ہو رہا ہی - اُسکے جواب میں ہم تو خاموشی مناسب سمجھتے ہیں لیکن صرف اتنا ایڈیٹر اخبار مذکور کی خدمت میں عرض کئے دیتے ہیں کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ خواہمخواہ ہماری مخالفت کرو - ہاں اگر ہمسے کوئی غلطی ہو جاتی تو آپ بجا ہی تحریر فرماویں - اور یوں آپکی سنجیدگی اور متانت میں فرق آویگا - اور ہم تو ایسے حالات میں بہرحال خاموش ہی رہنا مناسب سمجھتے ہیں +

سراج الاخبار نے ہماری اس تحریر پر جو سیالکوٹ گورنمنٹ سکول کی بابت ۲۱ ویں تاریخ کے پرچہ میں شایع ہوئی تھی - ہمیں تو خوب آڑے ہاتھوں لیا - قلم کا قصور ہی جو چاہیں تحریر فرماویں - ہم سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار میں آئے لیکن ایڈیٹر صاحب سے اتنا تو ہم بھی استفسار کئے بغیر نہیں رہ سکتے - کہ کیا آپنے ہماری تحریر کو بخوبی دیکھا - اگر دیکھتے تو کیا ایسا ہی تحریر فرماتے - ہمکو تو آپ ایکے لڑکوں سے بھی نیچے کے درجہ میں بٹھا دیا - بہتر مگر افسوس کہ آپ نے

بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

۲ فصل ماریاس کی سرگذشت ۱۰۶ سے ۸۶ تک

جب لِمِاتی کا بادشاہ ماسن نسا مرگیا تو اُسکا بھتیجا جوگرتا نامے تھا تخت کو چھین لیا مدت تک رومیوں کے ساتھ لڑتا رہا روم کیطرف سے کیس ماریاس سپہ سالار ہوکر لڑا اور آخرکار اُسکو شکست دیکر یہانتک مجبور کیا کہ وہ نومیدیہ کے دوسرے بادشاہ بالکس نامے کے پاس پناہ گیر ہوا بالکس نے اسکو رومیوں کے ہاتھ میں سپرد کردیا وہ افسر جسنے جوگرتا کو بالکس کے ہاتھ سے پایا لوسیس کرنیلیاس سلا تھا کہ اُسنے اس کارروائی کی عزت کو حاصل کرنے کو اپنے لئے ایک مہر بنوائی جسپر ایک تصویر بنائی گئی جس سے یہہ بات ظاہر ہوئی تھی کہ میں نے سلا جوگرتا کو بالکس کے ہاتھ سے پایا اس حالت کو دیکھکے ماریاس غصہ ہوا اُسی وقت سے اُسکے و سلا کے درمیان سخت دشمنی ہوگئی ماریاس عام میں سے تھا اُسکے والدین غریب گنوار تھے پہلے تو وہ سپاہی تھا لیکن بہادری کے سبب سے سیسیولمیٹانس کو ایسا پسند آیا کہ رفتہ رفتہ بڑے عہدہ پر مقرر کیا گیا ✤

ماریاس جاہل آدمی جلد غصہ اور امیروں کی مغروری و عیاشی کا سخت مخالف تھا برعکس اُسکے سلا روم کے سب سے بڑے خاندانوں میں پیدا ہوا وہ عالم و بہادر تھا لیکن رومی امیروں کی سب بُری عادتوں میں مبتلا تھا دو وحشی قوم سنمبرائی اور چوٹان کے ساتھ ایک لڑائی شروع ہوئی ان قوموں کی ابتدائی حالت کی بابت بہت تھوڑی صحیح خبر ملتی ہے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وسط ایشیا سے نکل کے پچھم کیطرف سفر کرتے کرتے جرمنی کے شمال کیطرف تک پہنچے اور ملک گال اور شمالی اٹلی میں پھیل گئے ابتدا میں اُنہوں نے رومیوں کی سب فوجوں کو جو اُنکے مقابلہ کو بھیجی گئیں برخلاف شکست دی جب تک کہ صاحبان سنٹ نے ماریاس کو سپہ سالار مقرر کیا کہ اُسنے اُن سے پہلے مقام ایکس جو گال میں واقع ہے پھر شہر ملان کے نزدیک جو اٹلی کے ملک میں ہے اُنکو شکست دی شکست ہونیکے بعد اُن وحشیوں نے اپنی جورؤں و بچوں کو اول قتل کرکے بعد ازاں اپنے کو قتل کیا اسطرح ملک اٹلی اُنکے ہاتھ سے نکل گیا ماریاس ۵ دفعہ کانسل ہوچکا تھا لیکن جب ۶ دفعہ مقرر ہوا تو اُسنے صاحبان سنٹ کے ساتھ بُرے طور سے مخالفت کی کہ اُسکے دوست اُسکو ملک کا مخالف تصور کرنے لگے اس زمانہ میں عام کیطرف سے یہہ کوشش ہوئی کہ اٹلی کے تمام باشندوں کو یہہ حق دیا جاوے کہ ملک کے حاکموں کو مقرر کر کے اُنکی رائے میں شریک ہوں صاحبان سنٹ کے بعض امیر اس بات میں مخالف ہوئے کیونکہ یہہ اندیشہ کرتے تھے کہ اگر اسقدر آدمی رائے دینے والے بنیں تو ہماری قدر جاتی رہیگی آخرکار اٹلی کے عوام نے ہتھیار لیکر فتنہ مچایا ماریاس مجبور ہوکر اُنکے ساتھ لڑا یہہ لڑائی تین برس رہی درمیان میں یہہ قرار پایا کہ سوائے قوم سامنائی کے باقی باشندے اٹلی کے رائے دینے میں اختیار پاویں لیکن چند شرطیں مقرر ہیں جنکے مطابق امیروں کے حقوق قایم رہے جب تک یہہ لڑائی ہو رہی تھی منیتس کا بادشاہ مثرداتس مشرق میں رومیوں کے برخلاف اُٹھا اور سختی سے لڑنے لگا ایک لشکر اُسکے مقابلہ کے لئے مقرر ہوا ماریاس اور سلا دونوں اس لشکر کے حاکم بنا چاہتے تھے ✤

سلا جو ابھی کانسل ہوا تھا صاحبان سنٹ کیطرف سے اس لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اس حالت کو دیکھکے ماریاس نے عوام کا ایک جلسہ کیا لیکن جب دریافت کیا کہ یہہ مجلس مجھے سپہ سالار بنا دیگی تو سپاہیوں کو لیکے عدالت گاہ میں آیا اور زبردستی سے امیروں کو نکالدیا اور اپنے تئیں سپہ سالار قرار دیا سلا اس خبر کو سنکے اپنے لشکر کے پاس گیا اور اُسکو لیکے روم میں آیا ماریاس اور اُسکے لشکر کو شکست دی اور صاحبان سنٹ کو پھر مقرر کر کے سب عہدہ کو قایم کروایا ماریاس روم سے بھاگا لیکن سلا نے دونو کانسلوں کو یعنی کرنیلیاس سنّا و کیس نے اُنکو قسم دلائی کہ ملکی انتظام کو برقرار رکھیں اور لشکر لیکر مثرداتس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا ✤

جب ماریاس روم سے بھاگا تو افریقہ میں جانا چاہتا تھا لیکن ہوا کی مخالفت کے سبب سے رُکا رہا اور مجبور ہوکر دریا کے سرکنڈوں میں چھپنا پڑا اسی حالت میں وہ گرفتار کیا گیا اور شہر منٹرنی کے قیدخانہ میں ڈالا گیا جب صاحبان سنٹ کو خبر پہنچی تو اُنہوں نے ایک جلاد کو اُسکے قتل کرنیکے لئے بھیجا قیدخانہ بہت اندھیرا تھا اور جلاد کو جو ماریاس سے نہایت ڈرتا تھا ایسا معلوم ہوا کہ اُسکی آنکھوں سے آگ نکلتی ہے اور جب ماریاس نے بادل گرجنے کی آواز کے ساتھ للکار کر کہا کہ تو کیس ماریاس کو ماریگا تو وہ ڈر کے بھاگ گیا اور کہا کہ میں اُسے مار نہیں سکتا ہوں اُسی شہر کے لوگوں کو ماریاس کی مہربانی یاد آئی کہ اُسنے اٹلی کے عوام کے لئے ملکی فوائد حاصل کئے چنانچہ اُنہوں نے اُسے بچانیکے لئے ایک کشتی دی جسپر وہ سوار ہوکے سلامتی کے ساتھ افریقہ میں پہنچا یہاں شہر کارتھیج کے ویرانوں میں آوارہ پھرنے لگا اور جب صوبہ دار نے خوف دلا کے اُسکو کہا کہ یہاں سے بھاگ جا تو اُسنے کو جواب دیا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ میں نے کیس ماریاس کو کارتھیج کے ویرانوں میں بیٹھا دیکھا ہے اتنے میں وہ دو کانسل جنہیں سلا نے روم میں چھوڑا تھا آپس میں لڑنے لگے اور جب سنّا شہر سے خارج کیا گیا تو اپنے اختیار کو قایم کرنے کے لئے ماریاس کو افریقہ سے بلایا ماریاس چیتھڑوں میں بیٹھے ہوئے بال اور داڑھی بڑھائے ہوئے اٹلی میں لوٹ آیا عوام اور بھاگے ہوئے غلاموں کا ایک بڑا لشکر جمع کرکے جلدی سے روم کے دروازوں کو توڑ کر کے شہر کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور اپنا بدلا لینے لگے سلا کے دوستوں میں سے بہتیرے نیک آدمی مارے گئے اور اُنمیں سے بعض نیک صاحبان سنٹ تھے بازاروں میں جاتے ہوئے ماریاس نے لشکر کو حکم دیا کہ جو لوگ مجھے سلام نہ کریں اُنکو قتل کرو اسطرح خونریزی ہوئی بہت غلام ہر طرح کی بدمعاشی و ظلم کرتے رہے یہانتک کہ تمام شہر میں خوف و خطرہ کے بادل باشندوں پر چھا گئے آخرکار ماریاس کا ایک افسر کوینٹس سرٹوریاس نامے جو ایک

مراسلات

(سلسلہ قائم کرنیکے لئے دیکھیے نور افشاں مطبوعہ ۳ جنوری نمبر ۳)

براہین احمدیہ

مقدمہ صفحہ ۱۱۶-۱۲۸ پر

ریویو نمبر ۱۴

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ انجیل میں صرف یہودیوں کی بدچلنی کا ذکر ہے۔ اسطورے انجیل کو محدود اور محمد کے دعویٰ کو عام ٹھہرا کر محمد صاحب کو مسیح سے افضل گمان کرتے ہیں۔ مگر انجیل سے بھی مرزا صاحب کا قول رد ہوتا ہے۔ چنانچہ +

پیدائش ۲۲: ۱۸ میں خداوند کریم نے حضرت ابراہیم سے یہہ وعدہ فرمایا کہ تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پاوینگی لفظ نسل سے بدرجہ اولیٰ مسیح سے مراد ہے اور بدرجہ ثانی ابراہیم کی اولاد بنی اسرائیل سے۔ اسلئے لازم تھا کہ مسیح اپنے ظہور میں پہلے اس قوم کو منور کرے۔ اسکے مطابق مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی پاس نہیں بھیجا گیا۔ متی ۱۵: ۲۴ اور اسلئے مسیح نے بذات خود یہودیوں میں اپنی برکت پھیلائی مگر اسکا یہہ منشا نہ تھا کہ صرف بنی اسرائیل ہی میں وہ برکت محدود رہے۔ کیونکہ زمین کی ساری قوموں کو اس سے برکت پانی تھی۔ لہذا مسیح کا مطلب صرف یہہ تھا کہ پہلے یہودیوں اور پھر غیر قوموں کو۔ چنانچہ جب یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو حکم دیکے بھیجا تو یہہ فرمایا کہ غیر قوموں کیطرف نجانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ (متی ۱۰: ۵ و ۶) اسکے مطابق مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یوں فرمایا کہ یوں لکھا ہے اور یونہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اُٹھاوے اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھے۔ اور یروشلم سے لیکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اسکے نام سے کیجاے اور تم ان باتوں کے گواہ ہو۔ (لوقا ۲۴: ۴۶-۴۸) اور جو جب اسکے یہودیوں سے بھی یوں کہا تھا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیلی جائیگی اور ایک قوم کو جو اسکے میوہ لاوے دیجاویگی۔ (متی ۲۱: ۴۳) اور دوسرے موقع پر یوں فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے ایسا ایمان اسرائیل میں بھی نہ پایا اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آوینگے اور ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں بیٹھینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر کے اندھیرے میں ڈالے جاوینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ (متی ۸: ۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اس بیان سے ظاہر ہے کہ مسیح کا مدعا اور کوشش محدود نہ تھی۔ بلکہ کل زمین کو شامل کرتی ہے۔ مسیح کی اس تعلیم اور کوشش اور منشا کے مطابق اسکے عروج کے بعد رسولوں نے یہودیوں سے یوں کلام کیا تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے۔ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اُٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اُسکی بدیوں سے پھیرے برکت دے۔ (اعمال ۳: ۲۵ و ۲۶) لیکن جبحال کہ تم نے اُسکو رد کیا اور آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے لایق نہ سمجھا تو دیکھو ہم غیر قوموں کیطرف متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ خداوند نے ہمیں یوں حکم دیا کہ میں نے تجھکو غیر قوموں کا نور مقرر کیا تاکہ دنیا کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔ (اعمال ۱۳: ۴۶ و ۴۷) خداوند کا حکم یہہ تھا کہ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو الخ (متی ۲۸: ۱۹ و ۲۰) +

پس یاد رہے کہ انجیل میں صرف یہودیوں کی بدچلنی کا ذکر نہیں لیکن ہر ایک قوم کو گنہگار اور لایق سزا کے کہا ہے اور سب کیواسطے مسیح منجی ہے۔ دیکھو (یوحنا ۳: ۱۶-۱۹) انجیل میں مثل قرآن کے کسی فرقہ کی رعایت نہیں کی گئی ہے لیکن ہر ایک قوم کو مسیح پر ایمان لانے اور نجات پانے کی بشارت ہے اور جو اس سے بے ایمان رہے اُسکے لئے سزا کا حکم ہے۔ پس مرزا صاحب کی تمام کوشش یہہ ہے کہ قرآن والی اور اس سے محمد صاحب کی فرضی فضیلت کا کہیں ٹھکانا ہی نہیں لگتا۔ وہ تو ادنیٰ آدمیوں میں گردانے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب ہم مانتے ہیں کہ آپ پورے پورے طرح سے ہیں مگر کوئی حقیقی طبیعت سے ہمیں قطعی انکار ہے +

پھر مرزا صاحب نے اپنی تقریر منقولہ صدر میں یہہ بھی لکھا ہے (جسکو ہم بجنسہ نقل کرتے ہیں) کہ چونکہ خدا کو منظور تھا کہ نبی آدم ایکہی قوم اور ایکہی قبیلہ کیطرح ہو جاویں و غیریت اور بیگانگی جاتی رہے اور جیسے یہہ سلسلہ وحدت سے شروع ہوا ہے وحدت پر ہی ختم ہو۔ واسطے اُسنے آخری ہدایت کو تمام دنیا کے لئے مشترک بھیجا +

میں کہتا ہوں کہ خدا کو یہہ بات کب منظور ہوئی۔ قرآن تو کہتا ہے کہ خدا نے ہر فرقہ کو ٹھہرا دی ہے ایک راہ بندگی کی کہ وے اسطرح کرتے ہیں بندگی۔ سو چاہئے تجھ سے جھگڑا نکریں اسلام میں سورہ حج رکوع ۹ آیت ۶۷۔ پھر یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو کرتا ایک فرقہ پر وہ داخل کرتا ہے جسکو چاہے اپنی مہر میں۔ سورہ شوریٰ آیت ۶۔ یہاں بھی مرزا صاحب اور قرآن کا اتفاق نہیں ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ خدا کو یوں منظور تھا قرآن کہتا ہے نہیں۔ اور یہی یاد رہے کہ محمد اور اُنکے پیروؤں کا لوگوں کو اسلام میں لانے اور یوں ایکہی مذہب کرنیکا ذریعہ تلوار رہی تھی مگر عیسائیوں کو انہیں بھی رعایت کی گئی تھی کہ اگر وے خراج دیویں تو انکو نجانے دو۔ اس کارروائی سے بھی مرزا صاحب کا قول رد ہوتا ہے اور سوائے انجیل کے اور کوئی کتاب نہیں ہے جس سے خدا کا یہہ منشا ثابت ہو کہ وہ دنیا کے مختلف گھرانوں کو ایکہی گھرانہ بنایا چاہتا ہے اور سوائے انجیل کے اور طرح ممکن بھی نہیں ہے۔ اور قرآن نے تو انمیں اور بھی خلل اور رکاوٹ ڈالدی ہے۔ غور کرے کہ یہہ رکاوٹ جاتی رہے یاد رہے کہ مسیح نے نہ صرف یہودیوں کے اس فخر کو توڑا کہ ہم ہی خدا کی قوم ہیں بلکہ یہہ فرمایا کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑخانہ کی نہیں۔ ضرور ہے کہ میں اُنہیں بھی لاؤں اور وے میری آواز سنینگی اور ایک ہی گلہ اور ایکہی گڈریا ہوگا۔ یوحنا ۱۰: ۱۶ اور وہ وقت آتا جاتا ہے جب یہہ آواز پوری ہوگی کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہو گئیں۔ مکاشفات ۱۱: ۱۵۔ مگر محمدیت کو ہر طرح زوال ہے لکھتے ہیں کہ تمام دنیا کے لئے آخری ہدایت کو مشترک بھیجا۔ مشترک ہدایت سے کیا مراد ہے۔ ہمیں شاید یہہ سمجھنا بہتر ہوگا کہ قرآن

کو مشترک ہدایت اسلئے کہا ہے کہ وہ یہودیوں و عیسائیوں و عربوں اور فارسیوں کے جھوٹے سچے قصّے اور تعلیم کو شامل کرتا ہے اسلئے مجوسی ہندو و اسطرح یہہ چاروں مذہب والے اُسمیں اپنے اپنے مذہب کی باتیں پا سکتے ہیں۔ اور اسلئے یہہ اُنکے لئے مشترک ہدایت ہے مگر مرزا صاحب اس آخری ہدایت کا ایسا مشترک ہونا تو خود اُسکے لئے وبال جان ہے +

پھر صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۹ حاشیہ میں پادری فانڈر صاحب کے اس مطلب کے قول کو کہ محمدی تلوار کو غلبہ اسلئے ہوا تاکہ خدا عیسائیوں کو جنہوں نے اُسکے پاک کلام ہدایت سے لئے بخشا ہوا تھا بت پرستی کی سزا دیوے۔ اسکو مرزا صاحب ناپسند کرتے ہیں صرف اسلئے کہ وہ محمد صاحب کے ہادی ہونیکے برخلاف ہے۔ اور کئی سطروں میں صرف واہ واہ کر اُسکے جواب میں بے ٹھکانا باتیں لکھی ہیں۔ کمترین نے بھی اس سلسلہ ریویو میں (نمبر ۳) اس بات کو واضح کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی تقریر کو اُسکے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگا کہ محمدی تلوار کے غلبہ کی کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی سوائے اسکے کہ وہ خدا کیطرف سے عیسائیوں کے لئے سزا ہو۔ مرزا صاحب نے صرف الکمیات کو بار بار لکھا ہے جسمیں صرف ٹھٹھا نہ ظرافت کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔ اور عیسائیوں کے ذمے کفر لگاتے ہیں + باقی آیندہ

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۲

آریہ لوگ اس ملک میں کہاں سے آئے

۵ ہندو لوگوں کے نزدیک جو وہاں سمجھے تھے وہ اصلی [illegible] تھی جو ہندی ہے ایک کتاب ژند اوستا ہے جو اب علما کی سمجھ میں آگئی ہے اسکو وید کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فرقوں کے لوگوں کا مذہب آپسمیں بہت ہی ملتا ہے مثلاً ژند اوستا کے مذہب میں خصوصیت ہے یعنے دو اصلیں مانی ایک نیک اور دوسری بد وہ مذہب کی بھی اصل ہے اور یہہ اصلیں ژند اوستا میں اہورہ مزدہ اور [illegible] کہلاتی ہیں جو وید کے اسورا اور دیوتا سے ملتے میں [illegible]

رکھتے ہیں جنگل کے ہندو لوگ اسورا کے معنے راکشس سمجھتے ہیں اور اس سبب سے اُنہوں نے ایک لفظ سُر نکالا ہے یعنے دیوتا اور اس سبب سے وید کی الفاظ کے شروع میں اکثر نفی کے نشان کے لئے آتا ہے لیکن اُنکی محض غلطی ہے کیونکہ سُر تو کوئی پرانا لفظ نہیں ہے اور اہورا کے معنے وید میں بُرے پائے جاتے ہیں بلکہ اچھے بھی یہ ژند اوستا میں جو مذہب کی اصل کی [illegible] کہلاتی ہے سو وہ بھی وید میں مذکور ہے نام اُسکا [illegible] ناستی [illegible] باپ دیوتا بھی کہلاتی ہے پھر اگنی دیوتا کی جو خاص صفت ہے یہی سمجھا جاتا ہے یعنے آتش پرستی اُسمیں بھی دونوں فرقے بالکل شامل ہیں اور دونوں کتابوں یعنے ژند اوستا و وید میں آگ کی بڑی تعریف ہوئی ہے اُسکا نام وید میں اگنی لکھا ہے اور اُسکی پرستش جیسی ژند اوستا میں کی گئی ویسی ہی رگوید اشٹکا اول سکت ۲۳ کی ۶ ریچا میں ہے ترجمہ اے اگنی کسا [illegible] ظرافت ور ہے کیونکہ تو دیوتاؤں کی خدمت گذار [illegible] قابل تحریک اور لطیف [illegible] اپنے [illegible] پھر اسی سکت کی ۴ ریچا میں ہے اگنی کی [illegible] تیز ہو جاری سیر کی

ہو جاتا ہے اور دیوتا بھی روشنی سے [illegible] +

پھر دونوں فرقے سورج کو بھی خاص بڑا دیوتا سمجھتے ہیں اور دونوں کتابوں ژند اوستا و وید میں سورج کی پرستش پائی جاتی ہے عمل میں بھی آتی ہے پھر دونوں فرقوں میں اندر کا ذکر پایا جاتا ہے لیکن ژند اوستا میں وہ ویترا تھرگنا کہلاتا ہے اور وید میں ورترا ایک دشمن کا نام ہوگیا ہے اور یہہ کہانی دونوں فرقوں میں ہے کہ اندر نے ہمارے دیوتا کو مارا جس کا نام ورترا تھرگن ہے سو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں فرقوں میں عقائد کی نسبت کچھ فرق نہیں ہے لہذا ظاہر ہے کہ یہہ دونوں فریق کے لوگ آپسمیں رشتہ دار اور باہم ایک ملک میں رہتے تھے اور بعد ازاں بڑا ذاتی عداوت کے سبب ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور تب یہہ لوگ اس ملک میں آکر آباد ہوئے +

باقی آیندہ

راقم ٹی ایچ ۔ از محمد داؤد خان

بقیہ حاشیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] +

[illegible]

[illegible] +

بقیہ حاشیہ — [illegible]

[illegible] + [illegible]

اخبار عام کا سفید جھوٹ

ڈیر اڈیٹر نور افشاں +

کیا آپ اخبارات کا ملاحظہ نہیں فرمایا کرتے کیا آپ نے پرچہ اخبار عام مطبوعہ ١٥ جنوری نمبر ۴ نہیں دیکھا اُسکے سینہ چاک جدول پر نظر نہیں دوڑائی تمہیں اخبار مذکور نے کیا تحریر کیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ بعض اخبارات کے اڈیٹر کس سبب بے تحاشا صریح جھوٹ لکھدیتے ہیں۔ اخبار مذکورۃ العنوان نے بہت کچھ سخت سُست لکھا ہے مگر میں صرف تھوڑا سا ذکر کرتا ہوں +

قولہ۔ یہہ اخبار (نور افشاں) گورنمنٹ کی ہے +

اقول۔ کیا صریح غلطی نہیں گورنمنٹ کا اُسکے ساتھ کیا تعلق جہانتک میرا علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اخبار عام سے زیادہ تعلق ہوگا گورنمنٹ سے نہیں ہے امریکن مشن سوسئیٹی اُسکا خرچ دیتی ہے اور اُسکیطرف سے یہہ پرچہ جاری ہے گورنمنٹ سے کچھ خاص مددگار نہیں گورنمنٹ کے لئے چھپے اور بیچیں ویسا یہہ بھی ایک ہے۔ تعجب ہے کہ ہندو اور محمدیوں کے مذہبی اخبارات جاری ہوں تو کچھ حرج نہیں کل پنجاب میں مسیحیوں کیطرف ایک یہہ پرچہ ہے۔ و اُسپر یہہ بیجا حملے ہوتے ہیں ہائے تعصب ارے یارو کچھ آگا پیچھا سوچکر تو لکھا کرو۔ واہ صاحب خوب لکھا۔ ور لکھا بھی کیا کہ یہہ گورنمنٹ کا پرچہ ہے خوب معلومات ہیں +

قولہ۔ وہ (نور افشاں) علانیہ کہتا ہے کہ ہندو گائے کا گوشت کھانے میں [illegible]

اقول۔ وہ تو نہیں لکھتا مگر آپ لکھتے ہیں اُسنے جو کچھ لکھا ہے لکھا اپنی طرف سے کچھ نہیں تحریر کیا۔ ہندوؤں کی کتابوں سے حوالہ دیکر ثابت کیا کہ گائے کا گوشت ہنود کھاتے تھے کیونکہ گذشتہ زمانہ میں برہمن کھایا کرتے تھے کیا یہہ باتیں اہل ہنود کی کتابوں میں نہیں ہیں۔ آنکھیں تو بند کئے ہوئے بیٹھے ہو سوچے کیا۔ ناحق کا الزام نور افشاں پر اپنی کتابوں کو دیکھو۔ نور افشاں تو آئینہ ہے۔ سوائے اظہار راستی اسکا اور کچھ کام نہیں۔ اب اگر آپ اُسپر جھوٹ موٹ الزام دیں تو مرضی کون روک سکتا ہے۔ ع زبان سنبھالو یہہ گنبد و یاں غریبوں پر +

قولہ۔ نور افشاں کہتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں سو حلال ہے +

اقولہ کیوں بھائی مسلمانوں اب کچھ سمجھے کہ اخبار عام کیا کہتا ہے اور کبھی کبھی نور افشاں میں یہہ فقرہ دیکھا کیوں بھائی عیسایو تم سنتے ہو آپنے کبھی مسلمانوں کے لئے سو حلال بتایا یا نور افشاں میں دیکھا گیا ہے ہیچ ہم جھوٹ نہیں ہے بلکہ حضرت ثبوت لگا جاوے تو [illegible] کیا کر سکتے ہیں وہ جناب خوب الزام دینا جانتے ہو اور ایسے فقرات جو [illegible] ہو کہ جس سے خواہ مخواہ اشتعال ہو آگ لگا کر تماشہ دیکھنے والے [illegible]

لگے منہہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

یہہ خیال کہیں کہ اسطرح سے نور افشاں کا کچھ بگڑ سکیگا [illegible] صرف آپکے دل کا حال و بیجا تعصب پبلک پر ظاہر ہوگا [illegible] کچھ زیادہ کہنا نہیں سمجھتا ناظرین خود انصاف کرینگے۔ نور افشاں کی خاموشی آپکے کافی جواب ہے کیونکہ وہ ایسے ویسے جھوٹے الزاموں پر توجہ نہیں کرتا اور بردہشت اسکا کام ہی جانتے آپ اپنے اخبار کی وقعت کو ایسی [illegible] سے برباد کریں بلحق اور راستی کو مدنظر رکھکر قلم اُٹھایا کریں +

راقم

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالینگے
بے نیازی تیری عادت ہی سہی

براہین احمدیہ

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

مائی ڈیر اڈیٹر +

چند سطور براہ مہربانی درج اخبار فرماکر ممنون فرمائیے +

یہہ حضرات ناظرین مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مصنف براہین [illegible] کو [illegible] روپیہ لے لگے۔ وہ کیونکر؟ اسطرح سے پادری [illegible] ڈاکٹر [illegible] براہین احمدیہ کو تو ناتمام چھوڑے بیٹھے ہیں جو [illegible] پادری صاحب موصوف کا آپکے خیال گو ہو براہین [illegible] شائع ہو رہا ہے۔ اس سے کیا [illegible] کیا یہی نہیں کہ مرزا صاحب کی براہین صداقت انجیل کے رد میں ہے [illegible] قاطع صفحہ براہین دیکھ رہی ہے۔ انصاف کی عینک سے ہر منصف [illegible] دیکھے

[illegible] کی پر یہ دعویٰ مرزا صاحب کا کہاں کہ یہ کتاب کا جواب ہے جب [illegible]

دعویٰ بے دلیل تھا +

پی سمجھ یہ آپ کا کرنا پسند نہیں
دعویٰ بے دلیل قبول خرد نہیں

ہم مرزا صاحب کو آگاہ کئے دیتے ہیں کہ اب وہ پیشگوئی لکھیں یا در [illegible]
[illegible] براہین سالہا سے آپکی براہین کی تردید کر رہے ہیں یادریہ صاحب کو آپکے روپیہ کا
[illegible] لالچ نہیں صرف اظہار صداقت کی ہوس ہے اب ہم آپکا حوصلہ بھی
دیکھیںگے +

راقم

آسی مجھولہ

از ضلع گورداسپور

نور افشاں - کارسپانڈنٹ صاحب آپکو معاف فرمادیں کہ [illegible] مضمون بخشنودی نہیں کیا سبب سکا آپ سمجھ لینگے آیندہ کے لئے
[illegible] اور دیگر مہربان نامہ نگاروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ بوقت تحریر
متانت - سنجیدگی - تہذیب کو ہمیشہ مد نظر رکھیں اور
جو کچھ تحریر کریں حق ہو سوائے حق کے کچھ نہ ہو +

ایڈیٹر

روئداد میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس

[illegible] سی - بی ووڈمن صاحب پریزیڈنٹ و ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ مرزا علی محمد خان صاحب
بابو بھگوانداس صاحب سول سرجن لالہ گوبند رام صاحب سید غلام محمد صاحب منشی رحیم بخش صاحب
منشی نظام الدین صاحب چودھری علی بخش صاحب چودھری اسرگو صاحب ممبران ۲۰ جنوری ۱۸۹۷ء +

نمبر ۱ - عرضی مہتمم نور افشاں درخواست عطاء [illegible] روپیہ بابت چھپوائی تجاویز میونسپل کمیٹی
[illegible] بابت ۱۸۹۶ء کمیٹی میں پیش ہوئی - تجویز ہوئی کہ دیا جاوے مبلغ [illegible] روپیہ کا منظور
کیا جاوے +

نمبر ۲ - کاغذات درباب [illegible] تنخواہ ملازمان [illegible] بابت ماہ اکتوبر و نومبر و دسمبر ۱۸۹۶ء
جناب [illegible] جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۱۵ دسمبر [illegible]
[illegible] تنخواہ [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی - باتفاق رائے تجویز ہوئی کہ دیا جاوے مبلغ
[illegible] کا منظور کیا جاوے اور آیندہ بھی ایسا دیا جاوے +

نمبر ۳ - رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ بابت [illegible] بحوالہ رزولیوشن

نمبر ۹ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۶ء مشعر اطلاع آمدنی ۴۰ ہزار روپیہ مبلغ [illegible] جو بذریعہ اسل
جو حسب معاہدہ [illegible] گرفتاری مویشی آوارہ مویشی خانہ میں بھیجے ہیں مع رپورٹ داروغہ صفائی
مشعر اطلاع آمدنی اسلال بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۸۹۶ء بتعداد مبلغ [illegible] و بحث
میونسپل بورڈ دیئے تنخواہ گرفتار کنندگان بتعداد [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی کہ کثرت
رائے سے تجویز ہوئی کہ سپاہیان جو چند روز رکھے گئے تھے برخاست کیجاویں +

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات مشعر پیش کرنے تخمینہ سفیدی گورنمنٹ ہائی سکول
بتعداد [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی - تجویز ہوئی کہ دیا جاوے مبلغ [illegible] روپیہ کا منظور
کیا جاوے +

نمبر ۵ - تخمینہ جات مرمت فرش ہائے بتفصیل ذیل بتعداد [illegible]
چاول [illegible] سڑک [illegible] + چاول [illegible] گنج [illegible]
محلہ کوچہ [illegible] بتعداد [illegible] + محلہ [illegible] بتعداد [illegible] تجویز
ہوئی کہ سب چار تخمینہ جات منظور کیجاویں +

نمبر ۶ - رپورٹ ہائے داروغہ صفائی درخواست منتقل فرمانے بجائے [illegible]
دکھا کر [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی - بجائے [illegible] کا سقا [illegible]
حمید و سقا [illegible] الدین [illegible] بجائے [illegible] سقا غلام الدین [illegible] بجائے [illegible]
[illegible] خاکروب + تجویز ہوئی کہ تقررات حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کیجاویں +

نمبر ۷ - رپورٹ میونسپل اوورسیر درخواست عطاء للعہ قیمت چٹائی جو بدرسہ [illegible] کمیٹی
میں پیش ہوئی - تجویز ہوئی کہ دیا جاوے مبلغ [illegible] کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۸ - رپورٹ میونسپل اوورسیر درخواست عطاء [illegible] مرمت لائبریری
کمیٹی میں پیش ہوئی - تجویز ہوئی کہ دیا جاوے [illegible] کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۹ - رپورٹ ہائے میونسپل اوورسیر درخواست عطاء روپیہ بابت تیاری [illegible]
ہائے نالیات حسب ذیل + بابت طاق نالی محلہ [illegible] + بابت تیاری [illegible]
نالی [illegible] بجائے [illegible] منظور شدہ کے [illegible] مرمت [illegible] کمیٹی میں [illegible]
تجویز ہوئی کہ سب دو رقومات منظور کیجاویں +

نمبر ۱۰ - رپورٹ میونسپل اوورسیر درخواست عطاء [illegible] بابت خرید گملہ وغیرہ ہائے
باغ جو بجائے [illegible] منظور شدہ کے [illegible] کی شی ہوئی کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ
[illegible] کی منظور کیجاوے +

نمبر ۱۱ - عرضی داروغہ [illegible] درخواست عطاء [illegible] قیمت [illegible] عدد [illegible]
[illegible] واسطے ۲۵ عدد لالٹین ہائے جدید کے خریدی گئیں کمیٹی میں پیش ہوئی
تجویز ہوئی کہ [illegible] درخواست [illegible] کمیٹی [illegible] کے واسطے [illegible]

نمبر ۱۲ - عرضی منشی رحیم بخش ممبر واسطے کہ قبرستان میں ایک چاہ جدید [illegible]
عام بنوایا جاوے کمیٹی میں پیش ہوئی + چونکہ یہہ کام خاص ہے رفاہ عام نہیں اسلئے
نامنظور کیا جاوے +

نمبر ۱۳ - سوال امام الدین بطریق اپیل معہ کاغذات سابقہ درباب شامل کرنے
[illegible] مکان خود کمیٹی میں پیش ہوا تجویز ہوئی کہ بابو بھگوانداس صاحب چودھری
علی بخش صاحب منشی رحیم بخش صاحب ممبر حلقہ ملاحظہ کرکے رپورٹ کریں +

نمبر ۱۴ - سرکلر نمبر ۲۹ جناب صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم معہ رپورٹ سالانہ مدرسہ
زنانہ بابت ۱۸۹۶-۹۷ء کمیٹی میں پیش ہوا + اطلاع ہوئی اور تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی تعلیم
کی خدمت میں برائے غور مرسل ہو +

نمبر ۱۵ - روبکار میونسپل بحوالہ رزولیوشن نمبر مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۶ء معہ جواب
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباب [illegible] سانڈوں کے علاوہ [illegible] کمیٹی میں پیش ہوئی
تجویز ہوئی کہ ماسٹر مولراج صاحب و منشی رحیم بخش صاحب و چودھری علی بخش صاحب سب کمیٹی
مقرر ہو کر رپورٹ نسبت انتظام کے پیش کریں +

نمبر ۱۶ - رپورٹ سب کمیٹی بابت مرمت مکان میلا مل [illegible] نمبر مورخہ ۱۲
دسمبر ۱۸۹۶ء کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے
اور بنام میلا مل نوٹس جاری کیا جاوے +

نمبر ۱۷ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات تجویز اس امر کے کہ پختہ چاہ متصل آبکاری
جو آبادی سے باہر ہے بنوایا جاوے کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی
منظور کیجاوے اور چاہ بنوایا جاوے +

نمبر ۱۸ - درخواست سب کمیٹی باغ مدرخواست تقرر دو نفر [illegible] جاری [illegible]
بسبب [illegible] کا چاہ سرد و درستی زمین باغ کمیٹی میں پیش ہوئی + تجویز ہوئی کہ [illegible]
دو ماہ کے دو [illegible] منظور کئے جاویں +

نمبر ۱۹ - یہہ امر پیش ہوا کہ ایک صاحب ممبران سب کمیٹی تعمیرات میں سے بموجب
رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۷ء تبدیل کئے جاویں مرزا علی محمد خان صاحب
سب پہلے کے ہیں [illegible] محمد بخش صاحب جو مقرر ہونے چاہئے - تجویز ہوئی کہ منشی محمد بخش
صاحب بسبب [illegible] ہو میں چلے آنیکے بابو بھگوانداس صاحب کو مقرر کیا جاوے +

نمبر ۲۰ - چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول لودیانہ مورخہ ۹ نومبر ۱۸۹۶ء بدرخواست عطاء
مبلغ [illegible] روپیہ بابت امداد کرکٹ کلب کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ دیا جاوے [illegible] کا
منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۱ - چٹھی پادری [illegible] صاحب باطلاع اسکے کہ ایک سالہ مسمی [illegible] اصول حفظان صحت

[illegible]

لودیانہ

چند روز سے یہاں کی کلیسیا میں اسباب کا چرچا ہو رہا ہے کہ پادری کی نصف تنخواہ کا بوجھ کلیسیا اپنے ذمہ لے اور نصف مشن بورڈ سے۔ کلیسیا کے دیسی ممبر اس کا مقدور بوجھ اٹھا سکنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ دیکھیں کہ معاملہ میں ہماری جان ہیگیٹ ملن صاحب نے ۲ تاریخ اتوار کی شام کو ایک عمدہ سی تقریر کی جس سے کلیسیا کے دیسی بھائیوں میں کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہو گئی۔ تاہنوز فیصلہ نہیں ہوا +

شہر میں روشنی کا انتظام قابل غور ہے خصوصاً بعض کلانوں کی گلیوں میں خاص توجہ درکار ہے

بعض نالیاں شہر کی بہت گندی ہیں۔ اگرچہ بہتر صاف کرتے ہیں مگر صاف پانی سے صاف نہیں کی جاتی۔ داروغہ صفائی ملاحظہ فرماوے +

بلوہ محرم کے مقدمات میں الٰہ بخش اسلامیان دور دہ ہندو چھ چھ ماہ قید ہو گئے ہیں۔ ایک مسلمان کو ایک سال کی قید ہوئی۔ مسلمانوں میں بڑا واویلا ہو رہا ہے +

خواجہ حسن شاہ کا مقدمہ ابھی تک ہنوز زیر تجویز ہے +

قیصر گنج والے لوٹ کے مقدمہ کی ابھی تک تحقیقات بھی شروع نہیں ہوئی +

صاحب سشن جج کی کچہری لودیانہ میں جاری ہے۔ ایک شخص کا ایک جھابڑو زہر خورانی کے مقدمہ میں پھانسی دیا گیا +

ایک زمیندار سال کیسیاں نے ایک عورت کو ملکہ کے نہیں ڈال دیا تھا۔ کالے پانی روانہ ہوا۔

پرتاب سنگھ مقتول کی نسبت سشن ہو رہا ہے +

لودیانہ میں بھی مقدمات کیلئے پنجاب میں لبنانی نہیں کمشنر خداوند کریم اس علاقہ کو ہدایت دے +

ہمارے سیلاس صاحب کی شکایت نہیں ہوئی کہ مقدمہ سپتال میں بیماروں کے علاج بخوبی نہیں ہوتی ہے۔ سول سرجن صاحب توجہ فرماویں +

ملازمان ریلوے اسٹیشن بھی غضب کرتے ہیں۔ ۲۳ تاریخ ایک بیچارے کی ٹرین میں جو ہندوستانی تھی۔ عورتوں کا کمرہ ایک ملازم ریلوے نے آدمیوں کو زبردستی گھسیڑ دیا۔ عورتیں چلاتی ہی رہیں مگر کون سنتا تھا۔ توجہ ایسے موقعہ پر شرکائے عورتوں کے لئے تو ہم کا انتظام ہونا ضرور ہے +

البتہ یہاں کا گنگا کالج باوجود حسب قابل تعریف آدمی کے زیر صدارت ہے۔ نہایت تنگی اور ملازمت سے بیش آتا ہے۔ ریل کے بابو میں ایسا شخص بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے + شہر میں کنٹھے میں یا چیچک کا بہت زور ہے + سردی ابھی باوجود خوب دکھا رہی ہے + رپورٹ پیدائش و اموات سے معلوم ہوا کہ ہفتہ گذشتہ میں پیدائش ۳۲ اموات ۳۰ +

غزل

ہمیں میں ہی گنہ ہو نہ سے بچا دو گے تو کیا ہوگا
خطا کے تخت بند سے چھڑا دو گے تو کیا ہوگا

تمہیں کو تیرے تو بچا یا اپنی قدرت سے
ہمیں بھی گور عصیاں سے اٹھا دو گے تو کیا ہوگا

عجب حالت ہو دنیا کی ذرا بہر خدا دیکھو
پڑے ہیں خواب غفلت میں جگا دو گے تو کیا ہوگا

محبت کا تو چشمہ ہو تو ہی الفت کا ہے منبع
ہمیں اک جام الفت کا پلا دو گے تو کیا ہوگا

دکھایا معجزہ قدرت کا رسولوں نے زمین کو
ہمیں بھی ایک تو عصا بتا دو گے تو کیا ہوگا

خطا بخشی تھی مجرم کی بوقت نزع سولی پر
گناہ میرے بھی وقت سے مٹا دو گے تو کیا ہوگا

خطا کاروں کی بخشے تو خطا میں اپنی رحمت سے
ہمارے بھی گناہ دل سے بھلا دو گے تو کیا ہوگا

خدا کے ایک طرف سے بھی تو روح القدس بھیجو
یہ نعمت آپ کو بھی دلا دو گے تو کیا ہوگا

کیا پاک خوں تیرا گناہ آلودہ جو دیکھو
اسی چشمہ سے ہمکو بھی نہلا دو گے تو کیا ہوگا

تیرے خوں سے ہم کو بھی امید تم خطا ہو گئے
ہمیں بھی ایسی خوشخبری سنا دو گے تو کیا ہوگا

تمہارے رہ کا مشتاق آباد تمہارے ہے
اگر وہ عاجز جو تم کو دو گے تو کیا ہوگا

میرے عیسیٰ میری فریاد سن لے

کروں حمد و ثنا تیری مسیحا
نہیں کوئی سوا تیرے مسیحا

جدھر دیکھوں اُدھر تو ہو مسیحا
دل و جاں سے فدا ہوں میں مسیحا

مبارک خون خود خطر مسیحا
گناہ سے صاف کر دو مسیحا

گٹھری تھی گناہ کی سر پہ بھاری
مسیحا در تمہارے آ اتاری

مبارک ذات تیری ہو نیاری
ہو کرتے ہم سبھوں کی غمگساری

مبارک خون خود... الخ

تمہیں اپنے خریدوں کی شرم ہے
خریدوں پر سدا تیرا کرم ہے

تیرا خادم دو جہاں میں محترم ہے
نیارا سب سے تجھ شاہ کا علم ہے

مبارک خون خود... الخ

تمہارا کام ہے عاجز نوازی
تمہارے در سے سب کو سرفرازی

تمہاری شان لائق بے نیازی
تمہارے در سے مانگوں کارسازی

مبارک خون خود... الخ

زمانے نے بہت عاجز کیا ہوں
میں سرگرداں مثال آسیا ہوں

قفس کے درد و غم میں مبتلا ہوں
تیرے دربار میں آ پڑا ہوں

مبارک خون خود... الخ

پڑا گردن میں ہے طوق اسیری
ہوا زنجیر پا دام زحیری

جوانی رفت آمد وقت پیری
کرو مجھ بے نوا کی دستگیری

مبارک خون خود... الخ

کہیں گلیوں میں سرگرداں پھرا
کہیں صحرا میں بے ساماں پھرا

کہاں چھپ جاؤں لوگ یہ کہو نہیں
پریشاں خاطر سے لرزہ بدن ہیں

مبارک خون خود... الخ

علاج جس میں ہو بہبود میری
کہ مجھ پر آئی ہے غم کی اندھیری

سدا رکھتا ہوں عیسیٰ آس تیری
عنایت سے مجھے تو دے دلیری

مبارک خون خود... الخ

یہہ دنیا دم بدم اندوہ غم ہے
خوشی نابود اس میں عیش کم ہے

فراغت ایک ساعت کا عدم ہے
نہ چھوڑوں در تیرا جب تک کہ دم ہے

مبارک خون خود... الخ

مثل لعنت کے ہوں مردہ بڑا میں
گناہ کی کھینچ میں بیکس و عنا

بہت لاچار حد درجہ ہوا میں
مسیح جی در تمہارے آ پڑا میں

مبارک خون خود... الخ

یہہ مسکین بچا لال الدین بچارا
ہنر سے گن سے خالی ہیچ کارا

طرف اُس کی ذرا دیکھو خدا را
تو اِس عاجز کا ہوگا پار اُتارا

رسید زر

جناب مسٹر عبداللہ آتھم صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	[illegible]
جناب منشی امیر علی صاحب بمبئی (ضمیمہ)	[illegible]
میونسپل کمیٹی لودیانہ معرفت لالہ زیبٹ رائے صاحب	[illegible]
جناب پادری این آرسائی لاز بریلی	[illegible]
جناب منشی صوبا رام صاحب امرتسر	[illegible]
جناب پادری صادق مسیح صاحب اجنالہ (بابت ۱۸۸۸ء)	[illegible]
جناب کشن سنگھ صاحب پنشنر حیدرآباد	[illegible]
مسٹر یونس سنگھ صاحب الہ آباد	[illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا